سوال

(368) حلال جانور کی اوجڑی ک حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم نے علما سے سنا ہے کہ حلال جانور کی اوجڑی کھانا مکروہ ہے، عام حالات میں اسے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی چیز کو لوگوں کے لئے حلال یا حرام کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے جو جانور حلال کئے ہیں ان کے تمام اجزا حلال ہیں۔ ہاں! اللہ تعالیٰ خود کسی چیز کو حرام کردیں تو الگ بات ہے، جیسا کہ حلال جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی رگوں سے جو تیزی کے ساتھ خون بہتا ہے جسے دم مسفوح کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ اس خون کے علاوہ حلال جانور کی کوئی چیز بھی حرام نہیں ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر حلال جانور کا ہر جزو کھانا ضروری ہو۔ اگر حلال جانور کے کسی حصے کے متعلق دل نہیں چاہتا۔ تو یہ انسان کی اپنی مرضی ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حلال جانوروں کے گوشت کے متعلق اظہار ناپسندیدگی فرمایا لیکن آپ کے سامنے ایک ہی دستر خوان پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے تناول فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کا ناپسند ہونا اور بات ہے اور اسے حرام قرار دینا کار دیگر است، مختصر یہ کہ حلال جانور کے تمام اجزا حلال ہیں۔ سوائے ان اجزا کے جنھیں خود اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو، اس لئے حلال جانور کی اوجڑی کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے بعض فقہا نے اس سلسلہ میں کاوش کی ہے اور انہوں نے حلال جانور کے کچھ اجزا کو حرام کہا ہے۔ ان میں سے ایک اوجڑی بھی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک روایت کا سہارا لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح شدہ بکری کے سات حصوں کو مکروہ خیال کرتے تھے، یہ روایت محدثین کے ہاں ناقابل حجت ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کے ضعف کو بیان کیا ہے۔ [ضعیف الجامع الصغیر، رقم: ۴۶۱۹]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (السنن الکبریٰ، ص۷، ج: ۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:380